قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان درازی اور دست درازی سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

آدابِ معاشرت

تالیف لطیف

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

منیجر علمی کتاب خانہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

۱۳۷۲ھ
۱۹۵۳ء

مطبوعہ اشوکا پریس دہلی

قیمت ۸ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اس وقت دین کے پانچ اجزاء میں سے عوام نے تو صرف دو ہی جزء کو داخل دین سمجھا یعنی عقائد و عبادات کو اور علماء ظاہر نے تیسرے جزء کو بھی دین اعتقاد کیا یعنی معاملات کو اور مشائخ نے چوتھے جزء کو بھی دین قرار دیا یعنی اخلاق باطنی کی اصلاح کو لیکن ایک پانچویں جزء کو کہ وہ ادب معاشرت ہے قریب قریب ان تینوں طبقوں نے الا ماشاء اللہ اکثر نے تو اعتقاداً دین سے خارج اور بے تعلق قرار دے رکھا ہے اور اسی وجہ سے اور اجزاء کی تو کم و بیش خاص طور پر یا عام طور پر یعنی وعظ میں کچھ تعلیم و تلقین بھی ہے لیکن اس جزو کا کبھی زبان پر نام تک بھی نہیں آتا اسی لیے علماً و عملاً یہ جزء بالکلیہ نسیاً منسیاً[1] ہو چلا ہے اور میرے نزدیک باہمی الفت و اتفاق میں (جس کی شریعت نے سخت تاکید کی ہے اور اس وقت عقلاء بھی بہت کچھ اس کی چیخ و پکار کر رہے ہیں) جو کمی ہے اس کا بڑا سبب یہ سوءِ معاشرت[2] بھی ہے کیونکہ اس سے ایک کو دوسرے سے تکدر و انقباض ہوتا ہے اور وہ رافع مانع ہے، انبساط و انشراح کا جو عظم مدار ہے الفت باہمدگر کا حالانکہ خود اس خیال کو کہ اس کو دین سے کوئی مس نہیں آیات و احادیث و اقوال حکمائے دین کے رد کرتے

---

[1] بھول بھلیاں ۱۲ [2] برتاؤ کا برا کرنا ۱۲

ہیں چنانچہ ان میں سے بعض بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ فراخ کردو تو جگہ کو فراخ کر دیا کرو اور جب تم سے کہا جاوے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ تو کھڑے ہو جایا کرو[1] اور ارشاد ہے کہ دوسرے کے گھر میں گو وہ مردانہ ہو مگر خاص خلوت گاہ ہو بے اجازت لئے مت جایا کرو[2]۔ دیکھئے اس میں اپنے جلیسوں کی راحت کی رعایت کا کس طرح حکم فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک ساتھ کھانے کے وقت دو دو چھوارے ایکدم سے نہ لینا چاہیئے تاوقتیکہ اپنے رفیقوں سے اجازت نہ لے لے[3]۔ دیکھئے اس میں ایک نہایت خفیف امر سے محض اس وجہ سے کہ بے تمیزی ہے اور دوسروں کو ناگوار ہوگا ممانعت کردی اور حضور ہی کا ارشاد ہے کہ جو شخص لہسن اور پیاز (خام کھاوے) تو ہم سے یعنی (مجمع) سے علیحدہ رہے[4]۔

دیکھئے اس خیال سے کہ دوسروں کو ایک خفیف سی اذیت ہوگی منع فرمادیا' اور ارشاد فرمایا ہے کہ مہمان کو حلال نہیں میزبان کے پاس اسقدر قیام کرے کہ وہ تنگ ہو جاوے[5]۔ اس میں ایسے امر سے ممانعت ہے جس سے دوسروں کے قلب پر تنگی ہو اور ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کے ساتھ کھانے کے وقت گو پیٹ بھر جاوے مگر جب تک کہ دوسرے لوگ فارغ نہ ہو جاویں ہاتھ

---

[1] سورۂ مجادلہ ۱۲ [2] سورۂ نور ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] متفق علیہ ۱۲ [5] متفق علیہ ۱۲

نہ کھینچے کیونکہ اس سے دوسرا کھانے والا شرما کر ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور شاید
اس کو ابھی کھانے کی حاجت باقی ہو[1]۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا کام
نہ کرے جس سے دوسرا آدمی شرما جاوے بعضے آدمی طبعی طور پر مجمع میں کسی
چیز کے لینے سے شرماتے ہیں اور ان کو گرانی ہوتی ہے یا ان سے مجمع میں کوئی
چیز مانگی جاوے تو انکار و عذر کرنے سے شرماتے ہیں گو پہلی صورت میں لینے
کو جی چاہتا ہو اور دوسری صورت میں دینے کو جی نہ چاہتا ہو ایسے شخص کو
مجمع میں نہ دے نہ مجمع میں اس سے مانگے اور حدیث میں وارد ہے کہ ایکبار حضرت جابرؓ در دولت
پر حاضر ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہے انھوں نے عرض
کیا میں ہوں آپ نے ناگواری سے فرمایا میں ہوں میں ہوں[2]۔ اس سے
معلوم ہوا کہ بات صاف کہے کہ جس کو دوسرا سمجھ سکے، ایسی گول بات کہنا
جس کے سمجھنے میں تکلیف ہو الجھن میں ڈالنا ہے اور حضرت انس فرماتے
ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور صلی اللہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب
نہ تھا مگر آپ کو دیکھکر اس لئے کھڑے نہ ہوتے تھے کہ جانتے تھے کہ آپ کو
ناگوار ہوتا ہے[3]۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی خاص ادب و تعظیم یا کوئی
خاص خدمت کسی کے مزاج کے خلاف ہو اس کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے
گو اپنی خواہش ہو مگر دوسرے کی خواہش کو اس پر مقدم رکھے بعضے لوگ
جو بعض خدمات میں اصرار کرتے ہیں بزرگوں کو تکلیف دیتے ہیں اور ارشاد
ہے کہ ایسے دو شخصوں کے درمیان میں (جو قصداً پاس پاس بیٹھے ہوں)

---

[1] رواہ ابن ماجہ ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ [3] ترمذی ۱۲

جا کر بیٹھنا حلال نہیں بدون ان کے اذن[۱] کے اس سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسی بات کرنا جس سے دوسروں کو کدورت ہو نہ چاہیئے اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا منہ ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرماتے[۲] اس سے معلوم ہوا کہ اپنے جلیس کی اتنی رعایت کرے کہ اس کو سخت آواز سے بھی اذیت و وحشت نہ ہو۔ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو جو شخص جس جگہ پہونچ جاتا وہاں ہی بیٹھ[۳] جاتا یعنی لوگوں کو چیر پھاڑ کر آگے نہ بڑھتا اس سے بھی مجلس کا ادب ثابت ہوتا ہے کہ ان کو اتنی ایذا بھی نہ پہنچائے اور حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً[۴] اور حضرت انسؓ سے مرفوعاً[۵] اور حضرت سعید بن المسیب سے مرسلاً[۶] مروی ہے کہ عیادت میں بیمار کے پاس زیادہ نہ بیٹھے تھوڑا بیٹھکر جلدی اٹھ کھڑا ہو اس حدیث میں کسی قدر دقیق رعایت ہے اس امر کی کہ کسی کا گرانی کا سبب بھی نہ بنے کیونکہ بعض اوقات کسی کے بیٹھنے سے مریض کو کروٹ بدلنے میں یا پاؤں پھیلانے میں یا بات چیت کرنے میں ایک گونہ تکلف ہوتا ہے البتہ جس کے بیٹھنے سے اس کو راحت ہو وہ اس سے مستثنےٰ ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے غسل جمعہ کے ضروری ہونے کی یہی علت بیان فرمائی کہ ابتدا اسلام میں اکثر لوگ غریب مزدوری پیشہ تھے میلے کپڑوں میں پسینہ نکلنے سے بدبو پھیلتی تھی اس لئے غسل واجب کیا گیا تھا پھر بعد میں یہ وجوب منسوخ ہو گیا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ اس کی کوشش واجب ہے

---

[۱] ترمذی ۱۲ [۲] ترمذی ۱۲ [۳] ابو داؤد ۱۲ [۴] رزین ۱۲ [۵] و ۱۲ [۶] بیہقی ۱۲

کہ کسی کو کسی سے معمولی اذیت بھی نہ پہنچے۔

اور سنن النسائی[1] میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ شب برات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سے آہستہ اٹھے اور اس خیال سے کہ حضرت عائشہؓ سوتی ہوں گی بے چین نہ ہوں آہستہ نعل مبارک پہنے اور آہستہ سے کیواڑ کھولے اور آہستہ سے باہر تشریف لیگئے اور آہستہ سے کواڑ بند کئے اس میں سونیوالے کی کس قدر رعایت ہے کہ ایسی آواز یا کھڑکا بھی نہ کیا جاوے جس سے سونیوالا دفعۃً جاگ اٹھے اور پریشان ہو اور صحیح مسلم میں حضرت مقدادؓ بن اسود سے ایک طویل قصے میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے اور آپؐ ہی کے یہاں مقیم تھے بعد عشاء اگر لیٹ رہتے حضور اقدس دیر میں تشریف لاتے تو چونکہ مہمانوں کے سونے اور جاگنے دونوں کا احتمال ہوتا تھا اس لئے سلام تو کرتے تھے کہ شاید جاگتے ہوں اور ایسا آہستہ سلام کرتے کہ اگر جاگتے ہوں تو سن لیں اور اگر سوتے ہوں تو آنکھ نہ کھلے۔ اس سے بھی وہی اہتمام معلوم ہوا جو اس سے پہلی حدیث میں معلوم ہوا تھا اور بکثرت حدیثیں اس باب کی موجود ہیں۔

روایات فقہیہ میں ایسے شخص کو جو طعام وغیرہ یا درس یا اوراد[2] میں مشغول ہو سلام نہ کرنا مصرح ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بلا ضرورت کسی مشغول شغل ضروری کے قلب کو منتشر اور جانب کرنا شرعاً ناپسند ہے اسی طرح گندہ دہنی کے مرض میں جو شخص مبتلا ہو اس کو مسجد میں نہ آنے دینا بھی فقہاء نے

---

[1] ابوداؤد ۱۲ [ ] اور جن احادیث کے حوالے متن میں نہیں ہیں وہ سب مشکوٰۃ و تعلیم الدین سے نقل کی ہیں ۱۲ [2] وظیفوں ۱۲ منہ

نقل کیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی اذیت کے اسباب کا انسداد نہایت ضروری ہے۔ ان دلائل میں مجموعی طور پر نظر کرنے سے بدلالت واضحہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے نہایت درجہ پر اس کا خاص طور سے اہتمام کیا ہے کہ کسی شخص کی کوئی حرکت کوئی حالت دوسرے شخص کے لئے ادنیٰ درجہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف و اذیت یا ثقل و گرانی یا ضیق و تنگی یا تکدر یا انقباض یا کراہیت و ناگواری یا تشویش و پریشانی یا توحش و خلجان کا سبب و موجب نہ ہو اور شارع علیہ السلام نے اپنے قول اور فعل ہی سے صرف اس کے اہتمام کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ خدام کے قلتِ[1] اعتنار کے موقع پر ان آداب کے عمل کرنے پر بھی مجبور فرمایا اور ان سے کام لیکر بھی بتلایا ہے چنانچہ ایک صحابی ایک ہدیہ لیکر آپ کی خدمت میں بدون سلام و بدون استیذان[2] داخل ہوگئے آپ نے فرمایا باہر واپس جاؤ اور السلام علیکم کیا میں حاضر ہوں کہہ کر پھر آؤ اور فی الحقیقت حسنِ[3] اخلاق مع الناس کا راس و اساس بھی ایک امر ہے کہ کسی کو کسی سے کلفت و ایذا نہ پہونچے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت جامع الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے المسلم[4] من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ رواہ البخاری اور جس امر سے اذیت ہو گو وہ صورۃً خدمت مالی ہو یا جانی یا ادب و تعظیم ہو جو عرف میں حسنِ[5] خلق سمجھا جاتا ہے مگر اس حالت میں وہ سب سوءِ[6] خلق میں داخل ہے کیونکہ راحت کہ جان خلق ہے مقدم ہے خدمت پر کہ پوست خلق ہے اور قشر[7] بلا ادب کا بیکار ہونا ظاہر ہے اور گو شعائر ہونے کے مرتبہ میں باب معاشرت

---

[1] کم پروائی ۱۲ [2] اندر آنے کی اجازت لئے ۱۲ [3] لوگوں کے ساتھ اچھی عادت ہونا ۱۲ [4] مسلمان (کامل) تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے بھی کسی کو تکلیف نہ ہو اس کو بخاری نے روایت کیا ۱۲ [5] اچھی عادت ۱۲ [6] بری عادت [7] چھلکا بغیر مغز کے ۱۲

مقدم ہے باب تقلید و عبادات فریضہ سے لیکن اس اعتبار سے (کہ عقاید و عبادات
کے اخلال سے اپنا ہی ضرر ہے اور معاشرت کے اخلال سے دوسروں کا ضرر ہے
اور دوسروں کو ضرر پہنچانا اشد ہے اپنے نفس کو ضرر پہنچانے سے) اس درجہ میں
اسکو ان دونوں پر تقدم ہے آخر کوئی بات تو ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے سورۂ
فرقان میں الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً[۱]
گو کہ دال ہے حسن معاشرت پر ذکر میں مقدم فرمایا صلوٰۃ و خشیت[۲] و اعتدال
فی الانفاق و توحید پر جو کہ باب طاعات مفروضہ و عقاید سے ہیں اور یہ تقدم
علی الفرائض[۳] تو محض بعض وجوہ سے ہے لیکن نفل عبادت پر اس کا تقدم
من کل الوجوہ ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
دو عورتوں کا ذکر کیا گیا ایک تو نماز روزہ کثرت سے کرتی تھی (یعنی نوافل
کیونکہ کثرت انہی میں ہو سکتی ہے) مگر اپنے ہمسایوں کو ایذا پہنچاتی تھی اور
دوسری زیادہ نماز روزہ نہ کرتی تھی (یعنی صرف ضروریات پر اکتفا کرتی تھی) مگر
ہمسایوں کو ایذا نہ دیتی تھی آپ نے پہلی کو دوزخی اور دوسری کو جنتی فرمایا[۴] اور
باب معاملات سے گو اس حیثیت مذکورہ سے یہ مقدم نہیں کیونکہ اس کے اخلال سے
بھی دوسروں کو ضرر پہنچتا ہے مگر ایک دوسری حیثیت سے یہ اس سے بھی اہم
ہے اور وہ یہ کہ گو عوام نہ سہی مگر خواص باب معاملات کو داخل دین سمجھتے ہیں
اور باب معاشرت کو بجز اخص الخواص کے بہت خواص بھی داخل دین نہیں سمجھتے
اور جو بعض سمجھتے بھی ہیں مگر معاملات کے برابر اس کو مہتم بالشان[۵] اعتقاد نہیں

---

[۱] جو لوگ کہ زمین پر متواضع چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل کوئی بات چیت کرتے ہیں تو اچھی بات کہتے ہیں ۱۲
[۲] نماز اور خوف و خرچ میں اعتدال کرنے اور توحید ۱۲ [۳] فرائض پر مقدم کرنا ۱۲ [۴] ترمذی و ابوداؤد ۱۲
[۴] ترغیب و ترہیب منذری عن احمد و بزار و ابن حبان و حاکم و ابوبکر بن شیبہ ۱۲ [۵] اہتمام کے قابل ۱۲

کرتے اور اسی وجہ سے عملاً بھی اس کا اعتنا[1] کم کرتے ہیں اور اخلاق باطنی کی اصلاح عبادات مفروضہ کے حکم میں ہے جو حیثیت تقدم معاشرت علی العبادات کی اوپر مذکور ہو چکی ہے وہ یہاں بھی جاری ہے۔ غرض اس جز یعنی باب معاشرت کا سب اجزاء دین سے مقدم ومہتم بالشان ہونا کسی سے من وجہ اور کسی سے من وجہٍ ثابت ہو گیا مگر باوجود اس کے عوام کا تو بکثرت اور خواص میں سے بعض کا اس کی طرف خود عملاً بھی التفات کم ہے اور جو کسی نے خود عمل بھی کیا مگر دوسروں کو خواہ وہ اجانب اجنبی ہوں یا اپنے متعلقین ہوں روک ٹوک یا بالتعلیم واصلاح کرنا تو مفقود محض ہے اس وجہ سے مدت سے اس کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ کچھ ضروری آداب معاشرت جن کا اکثر اوقات موقع اور اتفاق پڑتا ہے تحریراً ضبط کر دیئے جائیں اور گو یہ احقر مدتوں سے اپنے متعلقین کو ایسے مواقع پر زبانی احتساب کرتا رہتا ہے گو اس میں یہی اتنی خطا ضرور ہے کہ بعض وقت مزاج میں حدت وتیزی ۱۲) پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ معاف کر کے اصلاح فرماوے۔ اور اکثر وعظ میں بھی ایسے امور کی تعلیم وتبلیغ کرتا ہوں مگر حسب قول مشہور العلم صیدٌ والکتابۃ قیدٌ جو بات تحریر میں ہے تقریر میں کہاں اس لئے تحریر ہی کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی تھی مگر اتفاق سے دیر ہی ہوتی گئی خدائے تعالیٰ کے علم میں اس کا یہی وقت مقدر[مقرر] تھا۔ الحمد للہ کہ اب اس کی نوبت آئی میں ہر تعلیم کے لئے لفظ ادب کو سرخی قرار دونگا اور کیفما اتفق جو بات یاد آوے گی یا پیش آوے گی بلا کسی خاص ترتیب

---

[1] پرواہ ۱۲

کے لکھتا چلا جاؤں گا، اگر یہ رسالہ بچوں بلکہ بڑوں کو بھی پڑھایا جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں لطفِ جنت نصیب ہونے لگے گا جیسا کہا گیا ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را باکسے کارے نباشد

واللہ ولی التوفیق وھو خیر رفیق

ادب ۱۔ جب کسی کے پاس ملنے یا کچھ کہنے جاؤ اور اس کو کسی شغل کی وجہ سے فرصت نہ ہو مثلاً قرآن کی تلاوت کر رہا ہے یا وظیفہ پڑھ رہا ہے یا قصداً مقام خلوت میں بیٹھا کچھ کر رہا ہے یا سونے کے لئے آمادہ ہے یا قرائن سے اور کوئی ایسی حالت معلوم ہو جس سے غالباً اس شخص کی طرف متوجہ ہونے سے اس کا حرج ہوگا یا اس کو گرانی و پریشانی ہوگی ایسے وقت میں اس سے کلام و سلام مت کرو بلکہ یا تو چلے جاؤ اور اگر بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو مخاطب سے پہلے پوچھ لو کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں پھر اجازت کے بعد کہدے اس سے تنگی نہیں ہوتی اور یا فرصت کا انتظار کر و جب اس کو فارغ دیکھو مل لو۔

ادب ۲۔ جب کسی کے انتظار میں بیٹھنا ہو ایسے موقعہ پر اور اس طور سے مت بیٹھو کہ اس شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ تم اس کا انتظار کر رہے ہو اس سے خواہ مخواہ اس کا دل مشوش ہو جاتا ہے اور اس کی یکسوئی میں خلل پڑتا ہے بلکہ اس سے دور اور نگاہ سے پوشیدہ ہو کر بیٹھو۔

ادب ۳۔ مصافحہ ایسے وقت مت کرو کہ دوسرے کے ہاتھ ایسے شغل میں

رکے ہوں کہ ہاتھ خالی کرنے میں اس کو خلجان ہوگا بلکہ سلام پر کفایت کرو اور اسی طرح مشغولی کے وقت میں بیٹھنے کے لیے منتظرِ اجازت مت رہو بلکہ خود بیٹھ جاؤ۔

ادب ۴۔ بعضے آدمی صاف بات نہیں کہتے تکلّف کے کنایات کے استعمال کو ادب سمجھتے ہیں اِس سے بعض اوقات مخاطب نہیں سمجھتا یا غلط سمجھتا ہے جس سے فی الحال یا فی المآل پریشانی ہوتی ہے بات بہت واضح کہنا چاہیے

ادب ۵۔ بعضے آدمی بلا ضرورت دوسرے شخص کی پشت کے پیچھے بیٹھ جاتے ہیں اس سے دل الجھتا ہے یا پشت کے پیچھے نماز کی نیت باندھ لیتے ہیں سو اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھنا چاہے تو پیچھے نماز پڑھنے والے کی وجہ سے اٹھ نہیں سکتا اور محبوس ہو جاتا ہے اور اس سے تنگی ہوتی ہے۔

ادب ۶۔ بعضے آدمی مسجد میں ایسی جگہ نیت باندھتے ہیں کہ گذرنے والوں کا راستہ بند ہو جاتا ہے مثلاً در کے سامنے یا دیوار شرقی سے بالکل ملکر کہ نہ پشت کی طرف سے نکلنے کی گنجائش رہے اور نہ سامنے سے بوجہ گناہ کے گذر سکے سو ایسا نہ کرے بلکہ دیوار قبلہ کے قریب ایک گوشہ میں نماز پڑھے۔

ادب ۷۔ کسی کے پاس جاؤ تو سلام سے یا روبرو بیٹھنے سے غرض کسی طرح سے اس کو اپنے آنے کی خبر دو اور بدون اطلاع کے آڑ میں ایسی جگہ مت بیٹھو کہ اس کو تمہارے آنے کی خبر نہ ہو کیونکہ شاید وہ کوئی ایسی بات کرنا چاہے جس پر تم کو مطلع نہ کرنا چاہے تو بدون اس کی رضا کے اس کے

راز پر مطلع ہونا بُری بات ہے بلکہ اگر کسی بات کے وقت یہ احتمال ہو کہ تمہاری بےخبری کے گمان میں وہ بات ہو رہی ہے تو تم فوراً وہاں سے جدا ہو جاؤ یا اگر تم کو سوتا سمجھکر ایسی بات کرنے لگے تو فوراً اپنا بیدار ہونا ظاہر کر دو۔ البتہ اگر تمہارے یا کسی اور مسلمان کی ضرر رسانی کی کوئی بات ہوتی تو اس کو ہر طرح سن لینا درست ہے تاکہ حفاظت ضرر سے ممکن ہو۔

ادب ۸۔ کسی ایسے شخص سے کوئی چیز مت مانگو کہ قرائن سے یقین ہو کہ وہ باوجود گرانی کے بھی انکار نہ کرسکے گا اگرچہ یہ مانگنا بطور قرض یا رعایت ہی کے ہو، البتہ اگر یہ یقین ہو کہ اس کو گرانی ہی نہ ہوگی یا اگر گرانی ہوئی تو یہ آزادی سے عذر کر دے گا تو مضائقہ نہیں اور یہی تفصیل ہے کسی کام بتلانے میں کوئی فرمائش کرنے میں، کسی سے کسی کی سفارش کرنے میں اس میں آجکل بہت ہی تساہل ہے۔

ادب ۹۔ اگر کسی بزرگ کا جوتہ اٹھانا چاہو تو جس وقت وہ پاؤں سے نکال رہے ہوں اس وقت ہاتھ میں مت لو کہ اس سے بعض اوقات دوسرا آدمی گر پڑتا ہے۔

ادب ۱۰۔ بعض اوقات خدمت دوسرے سے لینا پسند نہیں ہوتا سو ایسی خدمت پر اصرار نہ کرنا چاہیئے کہ خود مخدوم کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ بات اس مخدوم کی صریح ممانعت یا قرائن سے معلوم ہوتی ہے۔

ادب ۱۱۔ کسی کے پاس بیٹھنا ہو تو نہ اس قدر مِل کر بیٹھو کہ اس کا دل گھبرا دے اور نہ اس قدر فاصلے سے بیٹھو کہ بات چیت کرنے میں تکلف ہو۔

ادب ۱۲۔ مشغول آدمی کے پاس بیٹھکر اس کو مت تکو کہ اس سے دل بٹتا ہے اور دل پر بوجھ معلوم ہوتا ہے بلکہ خود اس کی طرف متوجہ ہو کر بھی مت بیٹھو۔

ادب ۱۳۔ اگر کسی کے ہاں مہمان جاؤ اور تم کو کھانا کھانا منظور نہ ہو خواہ تو اس وجہ سے کہ کھا چکے ہو یا روزہ ہو یا کسی وجہ سے کھانے کا ارادہ نہ ہو تو فوراً جاتے ہی اس کی اطلاع کر دو کہ میں اس وقت کھانا نہ کھاؤنگا ایسا نہ ہو کہ وہ انتظام کرے اور انتظام میں اس کو تعب بھی ہو پھر کھانے کے وقت اس سے یہ اطلاع کرو تو اس کا یہ سب اہتمام وطعام ضائع ہی گیا۔

ادب ۱۴۔ اسی طرح مہمان کو چاہیئے کہ کسی کی دعوت بدون میزبان سے اجازت حاصل کئے ہوئے قبول نہ کرے۔

ادب ۱۵۔ اسی طرح مہمان کو چاہیئے کہ جہاں جاوے میزبان سے اطلاع کر دے تاکہ اس کو کھانے کے وقت تلاش میں پریشانی نہ ہو۔

ادب ۱۶۔ کوئی حاجت لے کر کہیں جاوے تو موقع پا کر فوراً اپنی بات کہدے انتظار نہ کراوے بعضے آدمی پوچھنے پر تو کہدیتے ہیں کہ صرف ملنے آئے ہیں جب وہ بیفکر ہوگیا اور موقع بھی نہ رہا اب کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کہنا ہے تو اس سے بہت اذیت ہوتی ہے۔

ادب ۱۷۔ اسی طرح جب بات کرنا ہو سامنے بیٹھکر بات کرے، پشت پر سے بات کرنے سے الجھن ہوتی ہے۔

ادب ۱۸۔ کوئی چیز کئی شخصوں کے استعمال میں آتی ہے تو جو شخص اس کو اٹھا کر کام لے بعد فراغ جس جگہ سے اٹھائی تھی وہاں ہی رکھدے اس کا بہت

اہتمام کرے۔

ادب ۱۹۔ بعض دفعہ کسی ایسے موقعہ پر جہاں ہر وقت چارپائی نہیں بچھی رہتی سونے یا بیٹھنے کے لئے چارپائی بچھائی جاتی ہے سو جب فارغ ہو جاوے اس جگہ سے اٹھا کر کہیں ایک طرف رکھدے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

ادب ۲۰۔ کسی کا خط جس کے تم مکتوب الیہ نہ ہو مت دیکھو نہ حاضرانہ جیسے بعضے آدمی لکھتے ہیں دیکھتے جاتے ہیں اور نہ غائبانہ۔

ادب ۲۱۔ اسی طرح کسی کے سامنے کاغذات رکھے ہوں ان کو اٹھا کر مت دیکھو شاید وہ شخص کسی کاغذ کو تم سے پوشیدہ کرنا چاہتا ہے گو وہ چھپا ہوا کیوں نہ ہو کیونکہ بعض دفعہ وہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کاغذ کا اس شخص کے پاس ہونا تم کو معلوم ہو۔

ادب ۲۲ جو شخص کھانے کے لئے جا رہا ہو یا بلایا گیا ہو اس کے ساتھ اس مقام تک مت جاؤ کیونکہ صاحب خانہ شرما کر کھانے کی تواضع کرتا ہے اور دل اندر سے نہیں چاہتا اور بعضے جلدی ہی قبول کر لیتے ہیں تو صاحب خانہ کی بلا رضا کھانا کھایا اور اگر قبول نہ کیا ہو تو صاحب خانہ کی شب کی ہے پھر خود صاحب خانہ کا اوّل وہلہ میں تردد یہ بھی مستقل ایذا ہے۔

ادب ۲۳۔ جب کسی شخص سے کوئی حاجت پیش کرنا ہو جس کو پہلے بھی ذکر کر چکا ہو تو دوبارہ پیش کرنے کے وقت بھی پوری بات کہنا چاہیئے قرائن پر یا پہلی بات کے بھروسہ پر ناتمام بات نہ کہے ممکن ہے مخاطب کو پہلی بات یاد نہ رہی ہو اور غلط سمجھ جاوے یا نہ سمجھنے سے پریشان ہو۔

ادب ۲۴۔ بعضے آدمی پیچھے بیٹھ کر کھنکارا کرتے ہیں تاکہ کھنکارنے کی آواز سنکر یہ

شخص ہم کو دیکھے اور پھر ہم سے بات کرے، سو اس حرکت سے سخت اذیت ہوتی ہے اس سے تو یہی بہتر ہے کہ سامنے آبیٹھے اور جو کچھ کہنا ہو کہدے اور مشغول آدمی کے ساتھ یہ بھی جب کرے کہ سخت ضرورت ہو ورنہ بہتر یہی ہے کہ اس کے فارغ ہونے تک ایسی جگہ بیٹھ جاوے کہ اس کو اس کے آنے کی کی اطلاع بھی نہ ہو ورنہ اس سے بھی احیاناً پریشان ہو جاتا ہے پھر جب یہ فارغ ہو جاوے پاس آبیٹھے اور جو کچھ کہنا ہو کہہ سُن لے۔

ادب ۲۵۔ جو آدمی تیزی کے ساتھ جا رہا ہو راستہ میں اس کو مصافحہ کے لئے مت روکو کہ شاید اس کا کوئی حرج ہو اسی طرح اس کو ایسے وقت میں کھڑا کر کے بات مت کرو۔

ادب ۲۶۔ بعضے آدمی مجلس میں پہنچکر سب سے الگ الگ مصافحہ کرتے ہیں اگرچہ سب سے تعارف نہ ہو جس میں بہت وقت صرف ہوتا ہے اور فراغ تک تمام مجلس مشغول اور پریشان رہتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جس کے پاس قصد کر کے آئے ہو اسی کے مصافحہ پر کفایت کرو البتہ اگر دوسروں سے بھی تعارف ہو تو مضائقہ نہیں۔

ادب ۲۷۔ اگر کہیں جاوے اور صاحب خانہ سے کچھ حاجت یا فرمائش کرنا ہو مثلاً کسی بزرگ سے کوئی تبرک لینا ہو تو ایسے وقت میں اس کو ظاہر کر دو اور درخواست کرو کہ اس شخص کو اس کے پورا کرنے کا وقت بھی ملے بعضے آدمی عین رخصت ہونے کے وقت فرمائش کرتے ہیں تو اس میں صاحب خانہ کو بہت تنگی پیش آتی ہے وقت تو محدود ہوتا ہے کیونکہ مہمان

جانے پر تیار رہے اور ممکن ہے کہ اس محدود وقت کے اندر اس کو مہلت نہ ہو کسی کام میں مشغول ہو پس نہ تو اس کام کا حرج گوارا ہے نہ اس درخواست کا رد کرنا گوارا ہے تو اس سے بہت تنگی پیش آتی ہے تو ایسا کام کرنا جس سے دوسرے شخص کو تنگی ہو روا نہیں اور تبرک مانگنے میں اس کا بھی لحاظ رکھو کہ وہ چیز ان بزرگ سے بالکل زائد ہو ورنہ سہل یہ ہے کہ چیز اپنے پاس سے یہ کہہ کر ان کو دیدو کہ آپ اس کا استعمال کر کے ہم کو دیجیے۔

ادب ۲۸۔ بعض آدمی تھوڑی بات پکار کر کہتے ہیں اور تھوڑی بات بالکل آہستہ کہ بالکل سنائی ہی نہ دے یا ناتمام سنائی دے اور دونوں صورتوں میں ممکن ہے کہ سامع کو غلط فہمی یا تردد و الجھن ہو اور دونوں کا نتیجہ ناگوار ہے بات کے ہر جزو کو بہت صاف کہنا چاہیئے۔

ادب ۲۹۔ بات کو اچھی طرح توجہ سے سننا چاہیئے اور اگر کچھ شبہ رہے تو متکلم سے فوراً تحقیق کرنا چاہیئے بے سمجھے محض اجتہاد سے عمل نہ کرے بعض اوقات غلط فہمی کے ساتھ عمل کرنے سے متکلم کو اذیت ہوتی ہے۔

ادب ۳۰۔ اگر کوئی اپنا مطاع کوئی کام بتلا دے تو اس کو پورا کر کے ضرور اطلاع دینا چاہیئے اکثر اوقات وہ انتظار میں رہتا ہے۔

ادب ۳۱۔ کہیں مہمان جا دے تو وہاں کے انتظامات میں مہمان ہونے کی حیثیت سے ہر گز دخل نہ دے البتہ اگر میزبان کوئی خاص انتظام اس کے سپرد کر دے تو اس کے اہتمام کا مضائقہ نہیں۔

ادب ۲۲۔ جب اپنے سے بڑے کے ساتھ ہو بدون اس کی اجازت کے مستقل کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔

ادب ۲۳۔ ایک نووارد شخص سے پوچھا گیا کہ تم کب جاؤگے اس نے جواب دیا جب حکم ہو اس پر تعلیم کی گئی کہ یہ مہمل جواب ہے مجھ کو کیا خبر کہ تمہاری کیا حالت ہے کیا مصلحت ہے کس قدر گنجائش وقت میں ہے یوں چاہیئے کہ جواب میں اپنے ارادہ سے اطلاع دے اور اگر ایسا ہی ادب و اطاعت و تفویض کا غلبہ ہے تو بعد اطلاع ارادے کے اتنا اور کہہ دے کہ میرا ارادہ اس طرح ہے آگے جس طرح حکم ہو غرض ایسا جواب مت دو کہ پوچھنے والے پر بار پڑے۔

ادب ۲۴۔ ایک طالب علم نے کسی کے لئے تعویذ دردزہ مانگا، اس کو تعلیم کیا گیا طالب کو دوسروں کے حوائج دنیویہ پیش نہ کرنا چاہیئے اگر کوئی شخص اس سے ایسی فرمائش کرے تو عذر کر دے کہ ہم کو اس سے معاف کرو خلاف ادب ہے۔

ادب ۲۵۔ ایک طالب علم مہمان آئے جو پہلے بھی آئے تھے اور دوسری جگہ ٹھیرے تھے اور اب کی بار یہاں ٹھیرنے کے قصد سے آئے مگر ظاہر نہیں کیا کہ اب کے تمہارے پاس ٹھیرا ہوں اس لئے کھانا نہیں بھیجا گیا بعد میں پوچھنے سے معلوم ہوا کھانا منگایا گیا اور ان کو فہمائش کی کہ ایسی حالت میں از خود ظاہر کر دینا چاہیئے تھا کیونکہ بے کہے کیسے معلوم ہو اور بوجہ اس کے پہلے اور جگہ قیام کیا تھا کیسے احتمال ہو کہ خود ہی پوچھ لیا جاوے۔

ادب ۳۶ - مہمان را با فضولی چہ کار - ایک مہمان نے دوسرے مہمان سے کہا تھا کہ کھانا تیار ہے۔

ادب ۳۷ - ایک مہمان صاحب نے میزبان کے خادم سے پانی یہ کہکر مانگا کہ پانی لاؤ، فرمایا کہ تحکم کا لہجہ ہرگز نہیں چاہیئے یہ بداخلاقی ہے یوں کہنا چاہیئے تھوڑا پانی دیجیئے گا۔

ادب ۳۸ - ہدیہ کے آداب میں یہ ہے کہ اگر کچھ درخواست کرنی ہو تو ہدیہ نہ دے اس میں مہدی الیہ کو یا تو مجبور ہونا پڑتا ہے یا ذلیل ۔ اسی طرح ہدیہ سفر میں بعض اتنی مقدار میں دیتے ہیں کہ لیجانا زحمت ہوتا ہے اگر ایسا شوق ہو تو مقام قیام پر پارسل کے ذریعہ بھیجدے۔

ادب ۳۹ - (بدنی) خدمت شیخ پہلی ملاقات میں کرنا سخت بار معلوم ہوتا ہے اگر شوق ہے پہلے بے تکلفی پیدا کرے۔

ادب ۴۰ - اگر مجلس میں کوئی خاص گفتگو ہو رہی ہے تو نئے آنیوالے کو یہ چاہیئے کہ خواہ مخواہ سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کر کے سلسلہ گفتگو میں مزاحم نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ چپکے سے نظر بچا کر بیٹھ جاوے پھر موقعہ سے سلام وغیرہ کرسکتا ہے۔

ادب ۴۱ - کھانے پر اصرار تکلف کے ساتھ خلاف مصلحت مہمان نہ چاہیئے

ادب ۴۲ - خواہ مخواہ پیٹھ کے پیچھے بیٹھنا سخت بار معلوم ہوتا ہے، تعلیم کے لئے ہر نشست و برخاست کے موقعہ پر اکثر باوجود ضرورت اٹھنے سی مانع ہوتا ہے، نہیں چاہیئے۔

ادب ۳۳ - جہاں جس کا جوتا رکھا ہوا اس کو ہٹا کر اپنا جوتا رکھکر جگہ کر کے مسجد وغیرہ میں نہ جانا چاہیئے جہاں جس کا جوتا رکھا ہو وہ اسی کا حق ہے وہ آکر دیکھے گا نہ ملے گا پریشان ہوگا ؎ بہشت آنجا کہ آزارے نباشد -

ادب ۳۴ - وظیفہ پڑھتے وقت خاص طور سے قریب بیٹھکر انتظار کرنا قلب کو متعلق کر کے وظیفہ کو مختل کرتا ہے البتہ اپنی جگہ بیٹھا رہے تو کچھ حرج نہیں -

ادب ۳۵ - بات ہمیشہ صاف اور بے تکلف کہدے تکلیف کی تمہید وغیرہ نہ کرے۔

ادب ۳۶ - کسی کے توسط سے بلا ضرورت پیغام نہ پہنچائے جو کچھ کہنا ہو خود بے تکلف کہدے -

ادب ۳۷ - ہدیہ کے بعد فوراً ہدیہ دینے والے کے سامنے اس رقم کو چندہ خیر میں بھی دینا دل شکنی ہے ایسے وقت میں دے کہ اس کو معلوم نہ ہو۔

ادب ۳۸ - ایک دیہاتی کچھ باتیں کر رہا تھا بعض باتیں بے تمیزی کی بھی کرنے لگا ایک شخص نے اہل مجلس میں سے اشارہ سے اس کو روک دیا اس شخص کو سختی سے تنبیہ کی کہ تم کو اس کے روکنے کا کیا حق تھا تم لوگوں کو مرعوب کرتے ہو میری مجلس کو فرعون کی مجلس بناتے ہو اگر کہا جاوے کہ بے تمیزی کرتا تھا سو بے تمیزی سے روکنے کے لئے خدا نے مجھ کو بھی زبان دی ہے تم کیوں دخل نے دیتے ہو اور اس دیہاتی سے کہا کہ جو کچھ کہنا ہے خوب آزادی سے کہو۔

ادب ۳۹ - اپنے بزرگ کے ساتھ اگر ان کے بعض متعلقین کی بھی دعوت کرے تو خود ان سے نہ کہے کو فلاں کو بھی لیتے آیئے بعض اوقات یاد

نہیں رہتا نیز اپنا کام ان سے لینا خلاف ادب بھی ہے بلکہ ان سے اجازت لے کر اس متعلق سے خود کہدے اور اس متعلق کو بھی چاہیئے کہ اپنے بزرگ سے پوچھکر منظور کرے۔

ادب ۵۰۔ ایک شخص گلاس میں پانی لاتا تھا کبھی اپنے لئے پڑھواتا کبھی کسی اور کے لئے مگر بدون پوچھے یہ نہیں تبلاتا تھا کہ اس وقت کس کے لئے پڑھواتا ہوں اس کو فہمائش کی گئی کہ مجھ کو علم غیب نہیں امتیاز کا اور قرینہ اصطلاحیہ بھی مقرر نہیں کیا گیا تو ہر بار میں استفسار کا بار مجھ پر رکھنا یہ بھی خلاف تہذیب ہے گلاس رکھکر از خود کہدیا کرو کہ فلاں شخص کے لئے پڑھوانا ہے۔

ادب ۵۱ بعض لوگ صرف اتنا کہتے ہیں کہ ایک تعویذ دیدو اور بدون پوچھے نہیں بتلاتے کہ کس بات کا اس میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔

ادب ۵۲۔ ایک شخص نے کچھ آٹا لاکر رکھدیا کہ یہ لایا ہوں اور یہ نہیں کہا کہ کس واسطے اس کو واپس کر دیا کہ جب تک پیش کرنے کے ساتھ از خود یہ نہ کہو گے کہ میرے واسطے لائے ہو یا مدرسہ کے لئے اُس وقت تک نہ لیا جاویگا۔

ادب ۵۳۔ استنجا خانہ کو جاتے ہوئے دیکھا کہ ایک طالب علم وہاں پیشاب کر رہا ہے اس کے فارغ ہونے کے انتظار میں ذرا فاصلے سے آڑ میں کھڑا ہو گیا جب زیادہ دیر ہوگئی تو سامنے ہو کر دیکھا تو وہ طالب علم صاحب پیشاب سے فارغ ہو کر استنجا خشک کرنے کے لئے بھی وہیں کھڑے ہیں اس پر ان کو فہمائش کی گئی کہ اب اس جگہ کو محبوس کرنے کی کیا ضرورت ہے یہاں سے ہٹ کر

استنجا خشک کرنا چاہیئے تھا بعضے لوگ لحاظ کے سبب اس جگہ کے خالی ہونے کے منتظر رہتے ہیں دوسرے کے ہوتے ہوئے آتے ہوئے شرماتے ہیں۔

ادب ۵۴۔ ایک شخص کو دیکھا کہ استنجا سکھلاتا ہوا ایک عام گذرگاہ پر ٹہل رہا ہے۔ اس پر فہمائش کی کہ حتی الامکان لوگوں کی نظر سے چھپ کر استنجا سکھلانا چاہیئے جس قدر بھی دوری ممکن ہو۔

ادب ۵۵۔ مجھ کو مدرسہ کی ایک کتاب کی ضرورت ہوئی جو میرے ایک دوست کے پاس امانت تھی وہ اس وقت موجود نہ تھے میں نے ان کے بیٹھنے کی جگہ اس کی تلاش کرائی نہ ملی خود دیکھنے اٹھا نہ ملی دفعتاً کسی کی نظر پڑی کہ اسی جگہ ایک طالب علم صاحب وہاں ہی بیٹھے تکرار کسی کتاب کا کر رہے ہیں اور اس کے نیچے بطور تکیہ کے وہ مدرسہ کی کتاب رکھ چھوڑی ہے جو ان کی کتاب کے نیچے ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتی دفعتہً وہ بھائی گئی تب وہ ملی ان طالب علم صاحب کو ملامت کی گئی کہ بلا اطلاع کسی کی چیز کا استعمال کرنا اوّل تو ناجائز ہے اور دوسرے اس میں یہ خرابی ہے کہ تمہاری بدولت اتنی دیر تک کئی آدمی پریشان رہے ایسی حرکتیں مت کیا کرو۔

ادب ۵۶۔ کوئی اپنا[1] بزرگ کسی کام کی فرمائش کرے تو اس کو انجام دے کر اطلاع بھی دینا چاہیئے تاکہ اس بزرگ کو انتظار سے انتشار نہ ہو۔

ادب ۵۷۔ پنکھا جھلنے والوں کو کئی رعایت رکھنے کے لئے کہا گیا اوّل یہ کہ پہلے پنکھے کو ہاتھ سے یا کپڑے سے خوب جھاڑ لو کیونکہ بعض اوقات

لہ اس نمبر اور نمبر ۲۸ کا مضمون ایک ہے یہ سہو ہے محمد اسحاق غفرلہٗ۔

پنکھے کے فرش پر پڑے رہنے سے اسمیں کچھ گرد وغبار کبھی کوئی باریک سا ریزہ مٹی کا یا چونے کا یا کنکر کا لگا رہتا ہے اور حرکت دینے سے وہ آنکھ وغیرہ میں جا پڑتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے، دوسرے ہاتھ ایسے انداز سے رکھو کہ نہ تو سر وغیرہ میں لگے اور نہ اس قدر اونچا رہے کہ ہوا ہی نہ لگے اور ایسے زور سے بھی مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو، تیسرے اس کا خیال رکھو کہ کسی پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو ایذا نہ ہو، مثلاً پنکھا اس کے منہ سے اڑا دیا جاوے یا دیوار کی طرح اس کے سامنے بطور آڑ کے ہو جاوے چوتھے جب مخدوم اٹھنے کو ہو تو خیال رکھو کہ پہلے ہی پنکھا ہٹا لو تا کہ لگ نہ جاوے پانچویں اگر کوئی کاغذ وغیرہ نکالنے لگیں تو پنکھا روک لو مشین کی طرح تار نہ باندھ دو۔

ادب ۵۸۔ بعض طبائع پر ایسے شخص سے ہدیہ لینا گراں گذرتا ہے جن کی کوئی حاجت ان سے متعلق ہو مثلاً دعا کرانا، کوئی تعویذ لینا، سفارش کرانا، مرید ہونا و مثل ذلک سو اس کی بہت احتیاط رکھے ہدیہ تو محض محبت سے ہونا چاہیئے جس میں کوئی غرض نہ ہو اگر کوئی حاجت ہی ہو تو اس کے ساتھ نہ ملاوے بلکہ جب حاجت پیش کرے تو یہ شبہ نہ ہو کہ وہ ہدیہ اس واسطے دیا تھا اور جب ہدیہ پیش کرے تو یہ شبہ نہ ہو کہ کسی حاجت کیلئے دیا ہے۔

ادب ۵۹۔ ایک صاحب نے میرے لئے قبل از نماز صبح اس خیال سے کہ میں گھر سے آکر وضو کروں گا لوٹا پانی کا بھر کر اور اس پر مسواک رکھکر رکھدیا۔ جب میں مسجد میں آیا تو اتفاق سے مجھ کو وضو تھا سیدھا مسجد میں چلا گیا مگر

مسجد میں پہنچکر اتفاق سے بلا قصد اس لوٹے پر نظر پڑی اپنی مسواک پہچان کر سمجھا کہ یہ لوٹا میرے لئے رکھا گیا ہے میں نے تحقیق کیا کہ کس نے رکھا ہے بہت تشویش کے بعد رکھنے والے نے خود ظاہر کیا میں نے اس وقت مجملاً اور نماز پڑھکر مفصلاً ان صاحب کو فہمائش کی کہ دیکھو تم نے محض احتمال پر کہ شاید میں وضو کروں لوٹا بھر کر رکھدیا اور یہ احتمال نہ ہوا کہ شاید وضو ہو چنانچہ وہ تمہارا احتمال واقع میں غلط نکلا اور یہ دوسرا احتمال واقع ہوا تو اس صورت میں اگر اتفاق سے میری نظر لوٹے پر نہ پڑتی اور رکھنے والے خود بھی غائب تھے تو یہ لوٹا یوں ہی بھرا ہوا رکھا رہتا اور کوئی اس کو برت نہ سکتا اول تو اس کے بھرے ہونے کی وجہ سے یہ قرینہ ہے کہ کسی نے اپنے لئے رکھا ہے اور دوسرے اس مسواک رکھے رہنے کے سبب سے کہ یہ تو عادۃً قرینہ قطعیہ ہے دوسروں کو استعمال سے روکنے کا پس جب اس کو کوئی خرچ کر سکتا تو تم نے ایسی چیز کو بلا ضرورت محبوس کیا جس کے ساتھ نفع عام متعلق ہے جو کہ اس کی وضع و نیت واقف کے خلاف ہے تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے یہ لوٹے کے متعلق ہوا اب مسواک رہی سو تم نے بلا ضرورت اس کو محفوظ جگہ سے ہٹا کر ایک غیر محفوظ جگہ میں رکھ دیا اور چونکہ اس کا انتظام نہیں کیا گیا کہ رکھنے کے بعد اس کی نگرانی بھی کی جائے کہ بعد فراغ اس کو پھر پہلی جگہ رکھدیا جاوے کیونکہ لوٹے پر رکھکر بزعم خود یقین کر لیا گیا کہ فلاں شخص اس کو استعمال کرے گا اور استعمال کر کے اُٹھا کر بھی رکھدے گا تو اس لئے اس کو ضیاع کے خطرہ میں ڈال دیا تمہاری یہ خدمت اتنے ناجائز امور اور کلفتوں کا سبب ہوئی آئندہ سے کبھی ایسا مت کرو یا تو اجازت لیکر ایسا کر دیا جس وقت دیکھو کہ وضو کے لئے آمادہ

ہے اس وقت مضائقہ نہیں ورنہ بے قاعدہ خدمت سے بجائے راحت کے اور الٹی کوفت ہوتی ہے۔

لطیفہ۔ یہی حال ہے بدعات کا کہ صورت ان کی اطاعت کی ہے جیسے یہ صورۃً خدمت تھی مگر اسمیں مفاسد مخفی و مضمر ہوتے ہیں جن کو کم فہم نہیں جانتے جیسے اس خدمت میں باریک خرابیاں تھیں جن کو خدمت کرنے والے نے نہ جانا۔

ادب ۴۶۔ ایک طالب علم نے مدرسہ ہی میں ایک رقعہ میں حاجت کپڑے کی لکھوا کر دوسرے طالب علم کے ہاتھ بھیجا درخواست کنندہ کو بلا کر اس کی وجہ پوچھی گئی اس نے بیان کیا کہ مجھ کو کوئی کام نکل آیا تھا اس لئے دوسرے کے ہاتھ بھیجدیا۔ اس پر فہمائش کی گئی کہ ایک تو اس میں قلب ادب ہے کہ باوجود ہر وقت ایک جگہ رہنے کے محض بسبب ایک کام نکل آنے کے نہ کہ بسبب خجالت وحیا کے (کہ وہ بھی ایک درجہ میں عذر ہوتا ہے) خود آکر استدعا نہیں کی دوسرے کے ہاتھ پیام بھیجا جو کہ مساوات کے درجہ میں ہوتا ہے دوسرے اس میں بے رغبتی کی صورت ہے کہ بیگار سی ٹالدی تھی۔ تیسرے اس میں دوسرے سے خدمت لینا ہے ابھی سے مخدومیت سیکھتے ہو اور یہ بھی کہا کہ اس بے تمیزی کی سزا یہ ہے کہ چار روز کے لئے یہ درخواست واپس کرتا ہوں پھر اپنے ہاتھ سے دینا، چنانچہ چھٹے روز پھر اپنے ہاتھ سے درخواست دی اور خوشی سے لے لی گئی۔

ادب ۴۷۔ چند مواقع پر کئی شخصوں کو فہمائش کی گئی کہ بات بہت صاف لفظوں میں کہو کہ سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔

ادب ۶۲۔ آجکل کی سفارش جبر و اکراہ ہے کہ اپنے اثر سے دوسروں پر زور ڈالتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں اگر سفارش کرو تو اس طرح سے کہ مخاطب کی آزادی میں ذرہ برابر خلل نہ پڑے وہ جائز بلکہ ثواب ہے۔

ادب ۶۳۔ اسی طرح کسی کی وجاہت سے کام نکالنا مثلاً کسی بڑے آدمی سے قرابت ہے اور اس کے کسی معتقد یا اثر ماننے والے کے پاس اپنی کوئی حاجت لیجاوے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ بطیب خاطر اس حاجت میں سعی نہ کرے گا بلکہ محض اس بڑے آدمی کے تعلق اور اثر سے کہ بے توجہی میں وہ ناراض نہ ہو جاوے تو اس طرح سے کام نکالنا یا کام کی فرمائش کرنا حرام ہے۔

ادب ۶۴۔ ایک شخص نے تعویذ مانگا اس کو ایک وقت معین پر آنے کو کہدیا وہ دوسرے وقت آیا اور آکر تعویذ مانگا اور کہا کہ مجھ کو تم نے بلایا تھا آیا ہوں اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ کس وقت بلایا تھا۔ میں نے پوچھا کہ بھائی کس وقت آنے کو کہا تھا تب اس نے وقت بتلایا میں نے کہا کہ اب تو دوسرا وقت ہے جس وقت بلایا تھا اس وقت آنا چاہیئے تھا اس نے کسی کام کا عذر کیا میں نے کہا کہ جس طرح تم کو اس وقت عذر تھا ہم کو اس وقت عذر ہے اب یہ کیسے ہو کہ ہر وقت ایک ہی کام کے لئے بیٹھا ہوں اپنا کوئی کام نہ کروں۔

ادب ۶۵۔ ایک طالب علم نے دوسرے طالب علم کے ذریعہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا اور خود پوشیدہ سننے کھڑا ہو گیا اتفاقاً میں نے دیکھ لیا پاس بلا کر دھمکا کر سمجھایا کہ چوروں کی طرح چھپکر سننے کے کیا معنے کیا کسی نے یہاں آنے سے منع کیا ہے اور اگر شرم آتی تھی تو اپنے فرستادہ سے جواب

لیتے چھپ کر کسی کی باتیں سننا عیب اور گناہ کی بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ متکلم کوئی ایسی بات کرے جس کو اس مختفی سے مخفی کرنا چاہے۔

ادب ۶۶۔ ایک شخص ایک فرشی پنکھا کھینچنے لگے میں کسی کام کو اُٹھنے لگا تو انھوں نے پنکھے کی رسی اپنی طرف زور سے کھینچ لی تاکہ پنکھا میرے سر میں نہ لگے میں نے سمجھایا کہ ایسا مت کرو اگر میں پنکھے کی جگہ خالی دیکھکر اسی جگہ کھڑا ہو جاؤں اور اتفاق سے رسی تمہارے ہاتھ سے چھوٹ جائے تو پنکھا سر میں آکر لگے بلکہ یہ چاہیئے کہ رسی بالکل چھوڑ دو تاکہ پنکھا اپنی جگہ آکر مستقر ہو جائے پھر اُٹھنے والا خود سنبھل کر اُٹھ جاوے۔

ادب ۶۷۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر مزاج کم کھانے کا عادی ہو یا پرہیزی کھانا کھاتا ہو تو پہنچتے ہی میزبان سے اطلاع کر دے بعض لوگ جب کھانا دسترخوان پر آجاتا ہے اس وقت نخرے پھیلاتے ہیں۔

ادب ۶۸۔ دسترخوان پر بعض اوقات شکر بھی ہوتی ہے اس وقت بعض خادم اس طرح پنکھا جھلتے ہیں کہ شکر برتن سے اُڑنے لگتی ہے اور بعض اوقات اس برتن سے جب چمچہ میں لیتے ہیں تو چمچہ میں سے اُڑنے لگتی ہے سو خادم کو ان باتوں کی تمیز چاہیئے

ادب ۶۹۔ بھائی کے گھر سے ایک بند خط میرے پاس اپنے کارندہ کے ہاتھ بھجوایا گیا تاکہ اس کو ڈاک میں چھوڑ دیا جائے اور میں ہی اس کی فرمائش کر آیا تھا کیونکہ اس خط کا مجھ سے تعلق تھا راہ میں کارندہ نے دیکھا کہ اس وقت ڈاک لے کر ہرکارہ اسٹیشن جاتا ہے کارندہ صاحب نے یہ خیال

کرکے کہ ڈاک خانہ میں جانے سے کل نکلیگا اس ہرکارہ کو دیدیا کہ آج ہی روانہ ہو جاوے گا کیونکہ ہرکارہ ریل کے سب پوسٹماسٹر کو دیدیگا اب میں اس کا منتظر کہ بھائی کے گھر والے میرے پاس خط بھیجیں گے جب وہ خط نہ آیا تو میں نے تحقیق کیا اس وقت یہ سب قصہ معلوم ہوا میں نے کارندہ صاحب کو بلا کر فہمائش کی کہ تم نے امانت میں بلا اذن کیسے تصرف کیا تم کو کیا معلوم کہ میرے پاس بھیجنے میں کیا مصلحت تھی اور تم کو کیا معلوم کہ ڈاک خانہ کے ذریعہ سے بھیجنے کو ہرکارہ کے ہاتھ بھیجنے پر کس مصلحت سے ترجیح دیتا تم نے اپنے اجتہاد فاسد سے یہ سب مصلحتیں برباد کیں تم کو دخل دینا کیا ضرور تھا تمہارا کام صرف اس قدر تھا کہ وہ خط میرے پاس پہنچا دیتے۔ کارندہ نے معذرت کی کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

ادب۔ ایک طالب علم بازار میں جانے کی اجازت لینے کے لئے آیا اور کھڑا ہو گیا میں کسی بات میں مشغول ہو گیا وہ میرے انتظار فراغ میں کھڑا رہا اور مجھ کو اس کا کھڑا ہونا بوجہ صورت تقاضہ کے بار معلوم ہوا میں نے سمجھایا کہ اس سے طبیعت تنگ ہوتی ہے تم کو چاہیئے تھا کہ جب مشغول دیکھا تھا بیٹھ جاتے اور جب فارغ دیکھتے گفتگو کرتے۔

ادب۔ ایک مہمان نے بقصد ہدیہ دینے کے دو روپے میرے قلمدان میں رکھدیئے اور مجھ کو خبر نہیں کی میں نماز عصر کو اٹھا قلمدان تنہا رکھا رہا نماز کے بعد کسی ضرورت سے قلمدان منگایا تو اس میں روپے دیکھے پوچھا گیا تو کسی قدر توقف سے ان صاحب نے اس کی اطلاع کی میں نے وہ روپے

یہ کہہ کر واپس کر دیئے کہ جب تم کو ہدیہ دینا نہیں آیا تو ہدیہ دینا ہی کیا ضرور
کیا یہی طریقہ ہے دینے کا اوّل تو ہدیہ دیتے ہیں راحت و مسرّت پہنچانے کو
اور جبکہ اس کی تحقیقات میں اس قدر پریشانی ہوئی تو اس کی غرض ہی فوت
ہو گئی دوسرے اگر قلمدان میں سے کوئی لیجاتا جس کی نہ تم کو خبر ہوتی اور نہ مجھ کو
تم تو اس گمان میں رہتے کہ ہم نے دو روپے دیئے اور میں اس سے ذرا
بھی منتفع نہ ہوتا تو مفت کا احسان ہی میرے سر پر رہتا تیسرے اگر کوئی لے
بھی نہ جاتا اور میرے ہی ہاتھ آتے تب بھی مجھ کو یہ کیسے معلوم ہوتا کہ یہ کس نے دیئے
اور کس کو دیئے اور جب نہ معلوم ہوتا تو چند روز امانت رکھنے پر مجھ کو بار ہوتا
پھر لقطہ کی مد میں صرف کر دیا جاتا یہ ساری مصیبت تکلّف کی ہے سیدھی بات
تو یہ ہے کہ جس کو دینا ہو اس کے ہاتھ میں سپرد کر دے اور اگر مجمع سے
لحاظ معلوم ہو تو تنہائی میں دیدے اور اگر تنہائی میسر نہ ہو تو کہدے کہ میں
تنہائی میں کچھ کہوں گا پھر تنہائی ہو دیدے اور مہدی الیہ کو مناسب ہے کہ
اس ہدیہ کو ظاہر کرے خواہ مہدی کے ہوتے ہوئے خواہ اس کے چلے جانے
کے بعد جب کہ اس کے شرمانے کا احتمال ہو۔

ادب ۱۷۔ ایک سفر میں ایک موضع میں لوگوں نے بلایا وہاں سے جب رخصت
ہو کر چلنے لگا تو گاؤں والوں نے چاہا کہ تھوڑا تھوڑا سب یکجا جمع کر کے
کچھ ہدیہ پیش کریں مجھ کو اطلاع ہوئی میں نے منع کر دیا کہ ایسی حرکت ہرگز نہ
کریں اس میں ایک خرابی تو یہ ہے کہ بعض اوقات تحریک کرنے والے اس
کا لحاظ نہیں کرتے کہ مخاطب طیب خاطر سے دے رہا ہے یا محرک کے

الفاظ سے دوسرے اگر طیب خاطر کی بھی رعایت کرلی تب بھی جو مصلحت ہے ہدیہ میں کہ باہم محبت بڑھے جب یہ ہی پتہ نہ لگا کہ کس نے کیا دیا ہے تو وہ مصلحت مرتب نہ ہوئی۔ تیسرے بعض اوقات کسی عذر سے بعض ہدایا کا قبول کرنا خلاف مصلحت ہوتا ہے اور اس عذر کی تحقیق مہدی ہی سے ہوسکتی ہے سو مجتمع ہدایا میں یہ تحقیق بھی دشوار ہے اس لئے جس کو دینا ہو وہ اپنے ہاتھ سے دے یا بلا تحریک بطور خود کسی اپنے معتمد کے ہاتھ بھیجے یا ہدیہ کے ساتھ مہدی کا رقعہ ہو۔

ادب ۱۴۳۔ ایک سفر میں بعض لوگ اپنے مکان پر لیجا کر ہدیہ دینے لگے ان کو سمجھا دیا گیا کہ ایسا کرنیسے دیکھنے والے گھر لیجانے کے واسطے اس کو لازم سمجھیں گے تو غربا بلا کر تردد میں پڑیں گے یا نہ بلانیکی حسرت ہوگی جس کو کوئی چیز دینا ہو میری فرودگاہ پر آکر گفتگو کردے تاکہ میری آزادی میں خلل نہ پڑے۔

ادب ۱۴۴۔ ایک شخص سہارنپور سے جمعہ کے روز بارہ بجے دن کی گاڑی میں آئے ایک عزیز نے ان کے ہاتھ کچھ برف بھیجا تھا وہ مدرسہ میں ایسے وقت پہنچے کہ طلبہ جمعہ میں گئے تھے وہ شخص برف ایک طاق میں رکھکر جامع مسجد چلے گئے بعد جمعہ ایک دوست جن سے میں نے وعظ کی درخواست کی تھی وعظ کہنے لگی چونکہ وہ مجھ سے شرماتے تھے میں مدرسہ میں چلا آیا وہ شخص وعظ میں میں شریک رہے بہت دیر کے بعد مدرسہ میں آئے اور اس وقت وہ برف پیش کیا جو ایک رومال میں لپیٹا تھا اول تو یہی بات نامناسب معلوم ہوئی برف کے ساتھ کمبل یا ٹاٹ یا برادہ لاتے مگر یہ فعل دوسرے کا تھا اور ان کے

اختیار سے باہر تھا لیکن جو کام ان کے کرنے کا تھا انھوں نے اس میں بھی کوتاہی کی یعنی اول تو آتے ہی برف گھر پہنچاتے اور اگر یہ کسی وجہ سے ذہن میں نہیں آیا تھا تو بعد نماز فوراً آجاتے اور اگر آنے کو جی نہ چاہتا تھا تو جب میں آنے لگا تھا تو اس وقت مجھ سے اس کی اطلاع کر دیتے ہیں اس کو لے لینا اب دو گھنٹہ کے بعد آکر سپرد کیا جو قریب قریب کُل کے گھُل گیا برائے نام تھوڑا باقی رہ گیا مجھ کو تمام قصہ معلوم ہوا تو میں نے فہمائش بھی کی اور چونکہ میری رائے میں باقتضائے خصوصیت ان کی طبیعت کے خالی فہمائش ناکافی ہوئی اس لئے میں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا تاکہ ان کو ہمیشہ یاد رہے وہ بہت پریشان ہوئے میں نے کہا کہ تم نے ایک شخص کی امانت ضائع کی اور جب ضائع ہو گئی اب مجھ کو دینا چاہتے ہو میں بلاوجہ احسان لینا نہیں چاہتا اب اس بقیہ کو آپ ہی خرچ کرو تم کو یا تو امانت نہ لینا چاہیئے تھا اور اگر لی تھی تو اس کا حق پورا پورا ادا کرنا چاہیئے تھا۔

ادب ۵ؔ۔ میں صبح کو صحرا سے مدرسہ میں آیا اور سہ دری میں آکر بیٹھا اور وہاں ایک عزیز سوتے تھے میں آہستہ سے بیٹھ گیا ڈاک لیجانے والا دکھلانے کے لئے روانگی کے خطوط لایا میں نے دیکھکر لیجانے کے لئے حوالہ کر دیئے تو اس نے ٹین کے نلکس میں جو اسی کام کے لئے موضوع ہے زور سے خط چھوڑے جس سے کھڑکا ہوا اس سے لگ کر بولے میں نے فہمائش کی کہ سوتے ہوئے کی رعایت کرنا چاہیئے۔

ادب ۶ؔ۔ عشا کی نماز کے بعد ہی مسجد میں اتفاقاً لیٹ گیا ایک شخص مسافر

ناشناسا آکر پاؤں دبانے لگے مجھ پر بار ہوا پوچھا کون انھوں نے اپنا نام اور پتہ بتلایا مگر میں نے نہیں پہچانا، میں نے پاؤں دبانے سے روک دیا اور کہا اوّل ملاقات کرنا چاہیئے پھر اجازت لے کر خدمت کا مضائقہ نہیں ورنہ خدمت سے گرانی ہوتی ہے اور اگر مقصود اس سے ملاقات ہی ہے تو ملاقات کا یہ طریقہ نہیں پھر میں نے سمجھا دیا کہ اب عشا کے بعد آرام کا وقت ہے تم بھی آرام کرو صبح کو ملنا چنانچہ صبح ملے اس وقت پھر اچھی طرح سمجھا دیا گیا۔

ادب۔ ایک صاحب نے خط میں بعض مضامین جواب طلب لکھے اور اس میں یہ بھی لکھ دیا کہ پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھیجتا ہوں اس مضمون کی وجہ سے اس کے انتظار میں اس خط کا جواب نہ گیا کہ وصول ہونے کے بعد ساتھ ہی ساتھ رسید بھی لکھدی جاویگی اس میں کئی روز گذر گئے اور معلوم نہیں کیا سبب روپیہ وصول نہ ہوا اور دوسرے مضامین کے سبب قلب پر تقاضہ جواب کا ہوتا تھا کئی روز یہی کشمکش و انتظار رہا آخر ان کو لکھا گیا کہ یا تو خط میں اس کی اطلاع نہ دینا تھا یا اور کچھ جواب طلب مضامین نہ لکھنے تھے۔

ادب۔ ایک صاحب اپنے لڑکے کو ساتھ لائے اور ایک مکتب کی بہت شکایت کی کہ اس کے مہتمم نے میرے لڑکے کو نکال دیا۔ بندہ نے نرمی سے سمجھا دیا کہ میرا اس مکتب میں کوئی دخل نہیں کہنے لگے کہ میں نے سنا تھا کہ تم اس کے سرپرست ہو میں نے کہا کہ البتہ وہاں کی تنخواہ میری معرفت دیجاتی ہے باقی انتظامی امور میں میرا کچھ دخل نہیں وہ پھر اس مہتمم کی شکایت کرنے لگے میں نے کہا اس تذکرہ کا کوئی نتیجہ نہ ہوا اس سے کیا فائدہ بجز غیبت

سنانے کے، تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہونے لگے اور وداعی مصافحہ کرتے وقت پھر کہا کہ اس مہتمم نے بڑی زیادتی کی کہ میرے لڑکے کو خارج کر دیا چونکہ میں مناسب تصریح کے ساتھ اصل حقیقت ظاہر کر کے ان کو اس شکایت سے منع کر چکا تھا ان کی اس مکرر سہ کرر شکایت سے مجھ کو بہت برہمی ہوئی اور میں نے ان سے تیزی کے ساتھ باز پرس کی کہ افسوس باوجود اس تمام تر اہتمام کے پھر وہی بات کی جو طبیعت کیخلاف اور محض بے نتیجہ انھوں نے کچھ تاویلیں کرنا چاہیں مگر سب لغو، اسی حالت سے ان کو رخصت کیا۔

ادب ۶۷۔ ایک صاحب جو پہلے مل چکے تھے عشا کے بعد جس جگہ بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا تھا ادھر کو آنے لگے اور ذرا رک رک کر اور مجھ کو دیکھ دیکھ کر آتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ میرے پاس آنا چاہتے ہیں مگر انتظارِ اجازت میں رکتے ہیں ایک تو عشا کے بعد کا وقت ملنے ملانے کا نہیں ہوتا خاص کر جو شخص پہلے مل چکا ہو پھر جبکہ معلوم ہو کہ کوئی کام نہیں محض مجلس آرائی و درباردار ہی غرض ہے جیسا کہ اکثروں کی عادت ہے۔ پھر وظیفہ میں دوسری طرف متوجہ ہونا گراں گذرتا ہے بالخصوص بلا ضرورت پھر طلب اجازت کی صورت سے تقاضہ ہوتا ہے کہ کچھ بولو یہ سب امور جمع ہو کر ناگواری بڑھی آخر وظیفہ چھوڑ کر کہنا پڑا کہ صاحب یہ وقت پاس بیٹھنے کا نہیں ہے کہنے لگے میں تو پانی پینے جاتا تھا اس پر اور زیادہ ناگواری ہوئی کہ ادب سے بات بناتے ہیں مگر انھوں نے کہا کہ واقعی میں پانی پینے جاتا تھا میں نے کہا کہ پھر ایسی ہیئت کیوں اختیار کی جس سے پورا شبہ ہوا دوسری طرف سے ادب کر کے

جانا چاہیے تھا۔

ادب ۳۔ ایک طالب علم مثلاً زید نے مجھ سے اجازت چاہی کہ فلاں طالب علم مثلاً عمرو کے ساتھ شام کو جنگل چلا جایا کروں اور اس طالب علم یعنی عمرو کے ساتھ ایک اور طالب علم کم عمر مثلاً بکر پہلے بلا اجازت استاد کے جایا کرتا تھا اور زید کا اجتماع بکر کیساتھ ہم لوگوں کے نزدیک خلاف مصلحت تھا تو زید کے ذمہ لازم تھا کہ اس کی اجازت مانگنے کے وقت یہ بھی ظاہر کرتا کہ اس کے ساتھ بکر بھی جاتا ہے تاکہ پورے واقعہ پر نظر کر کے رائے قائم کی جاتی مگر نہیں معلوم قصداً یا لاپرواہی سے اس کا اخفا کیا سو اگر مجھ کو احتمال نہ ہوتا تو صرف مضمون درخواست میں کسی مانع کے نہ ہونے سے میں ضرور اجازت دیتا اور یہ بہت بڑا دھوکہ ہوتا ہے مگر اتفاق مجھ کو یہ بات معلوم تھی اس لئے مجھ کو یاد آگیا اور پوچھا کہ عمرو کے ساتھ کوئی اور بھی جاتا ہے کہا کہ بکر جاتا ہے میں نے پوچھا پھر تم نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا دھوکہ دینا چاہتے تھے اور میں نے اس کوتاہی پر سخت ملامت کی اور سمجھایا کہ خبردار جس کو اپنا بڑا اور خیرخواہ سمجھتے ہیں اس کے ساتھ ایسا معاملہ ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

ادب ۱۳۔ ایک طالب علم سے ایک ملازم کی نسبت دریافت کیا کہ کیا کر رہا ہے اس نے کہا کہ سو رہا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ اپنی کوٹھڑی میں جاگتا تھا اس پر اس طالب علم کو فہمائش کی کہ اول تو محض تخمین پر ایک بات کو تحقیقی سمجھنا یہ غلطی ہے اور اگر خود اس کو غیر تحقیقی سمجھتے تھے تو مخاطب پر اس کے تخمینی ہونے کو ظاہر کرنا چاہیے تھا یوں کہتے کہ شاید سو رہے ہوں اور یہ بھی علی السبیل التنزل کہا جاتا ہے

ورنہ اصل جواب تو یہ کہ معلوم نہیں میں دیکھکر بتلاؤں گا پھر تحقیق کرکے صحیح جواب دیتے
دوسرے اس میں یہ خرابی ہے کہ اگر مجھ کو اس کا جاگنا بعد میں معلوم نہ ہوتا اور اسی
خیال میں رہتا کہ وہ سوتا ہے تو بعض اوقات بلکہ مجھ کو تو بہت اوقات ایسے موقع
پر یہی خیال ہوتا ہے کہ سوتے آدمی کو جگانا بے آرام کرنا بدون ضرورت کے بے رحمی
ہے اور اسی خیال سے نہ جگاتا اور ممکن ہے کہ اس وقت اس سے کسی ضروری کام
میں حرج ہو جاتا گو وہ ضرورت شدت کے درجہ تک نہ ہوتی مگر اس حرج
کو اس لئے گوارا کر لیا جاتا کہ سوتے کو جگانا اس سے زیادہ ناگوار تھا پھر جب
بعد میں معلوم ہوتا کہ وہ سوتا نہ تھا اب اس حرج کی ناگواری کا اثر قلب پر
ہوتا اور اس راوی پر غصہ آتا تو یہ تمام تر پریشانیاں بدولت اس کے
ہوتیں کہ بلا تحقیق ایک بات کہدی تھی اس کی ہمیشہ احتیاط رکھنی چاہیئے۔

مرقومہ ایک طالب علم و اصلاح دادہ مولف

ادب ۴۸ - ایک شخص آئے دریافت فرمایا کیسے تشریف لائے کچھ فرمانا ہے جواب
میں کہا جی کچھ نہیں ویسے ہی ملاقات کیواسطے حاضر ہوا تھا جب جانے لگے مغرب
کے بعد فرض وسنت کے درمیان میں تعویذ کی فرمائش کی فرمایا ہر کام کے واسطے
ایک موقع اور محل ہوتا ہے یہ وقت تعویذ کا نہیں جب آپ تشریف لائے تھے تو میں نے استفسار
کیا تھا آپنے فرمایا تھا کہ ویسے ہی ملاقات کیواسطے آیا ہوں اب اسوقت یہ فرمائش کیسی اسی وقت
پوچھنے کیساتھ ہی آپ کو فرمائش کرنا چاہیئے تھا لوگ اسکو ادب سمجھتے ہیں میرے نزدیک یہ بڑی بے ادبی
ہے اسکی معنی تو یہ ہیں کہ دوسرا شخص ہمارا نوکر ہے کہ جسوقت چاہیں فرمائش کریں اسکی تعمیل ہونا چاہیئے اب آپ ہی ذرا غور سے

کام لیجیے کہ مجھ کو اس وقت کتنے کام ہیں، ایک تو سنتیں و نوافل پڑھنا پھر بعضے ذاکرین و شاغلین کو کچھ کہنا ہے ان کی سننا، مہمانوں کو کھانا کھلانا۔ افسوس ہے کہ فی زمانہ دنیا سے بالکل ادب و تہذیب مرتفع ہو گیا اب تعویذ کے لئے پھر تشریف لائیے۔

یاد رکھئے جہاں جائے اوّل مقصود کا ذکر کر دینا چاہیئے بالخصوص مجھے پر میں تو ہر شخص سے آتے کے ساتھ ہی دریافت کر لیتا ہوں تاکہ جو کچھ کہنا ہے کہہ لے اور اس کا حرج نہ ہو اور نہ میرا حرج ہو اور میں خود اس وجہ سے پوچھ لیتا ہوں کہ اکثر اہل حوائج آتے ہیں اور بعض اشخاص بوجہ شرم و حیا خود نہیں کہہ سکتے یا مجمع کی وجہ سے پوشیدہ بات کو ظاہر نہیں کر سکتے پوچھنے سے وہ بتلا دیتے ہیں یا کہدیتے ہیں کہ خلوت میں کہنے کی بات ہے۔ میں جب موقع پاتا ہوں علیحدگی میں ان کو بلا کر سن لیتا ہوں اور جب آدمی کچھ منہ ہی سے نہ بولے تو کیسے خبر ہو سکتی ہے مجھے علم غیب تو ہے ہی نہیں۔

ادب ۳۳۔ بعد مغرب ایک ذاکر شاغل کو جس کی استدعا پر اس کو یہ وقت دیا گیا تھا کچھ تلقین کے واسطے پکارا کیونکہ ذرا دور تھے ان صاحب نے زبان سے ہاں تک نہیں کیا بلکہ خود اپنی جگہ سے اٹھکر روانہ ہوئے جس کی اطلاع نہ ہوئی اس لئے دوبارہ اس خیال سے پکارا کہ شاید سُنا نہ ہو اتنے میں وہ خود آ گئے استفسار فرمایا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں دیا یا جواب کے لائق مجھ کو نہیں سمجھا جواب دینے سے داعی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ مدعو نے سُن لیا اور جواب نہ دینے میں کلفت ہوتی ہے کہ وہ دوسری مرتبہ پکارے تیسری دفعہ آواز دے تو دوسرے کو یہ

تکلیف محض آپ کی لاپروائی اور سستی کی وجہ سے ہوئی کہ آپ سے زبان نہیں ہلائی گئی اگر آپ ہاں کہدیتے تو کیا مشکل تھا آج کل علوم کی تعلیم تو ہر جگہ ہے لیکن اخلاق کی تعلیم مثل عنقا ہے، اب طبیعت پریشان ہو گئی پھر دوسرا وقت آپ کو دیا جائے گا اس میں اس امر کا لحاظ رکھنا۔

ادب ۵۳۔ ایک ذاکر نے اثنار تعلیم میں کہ ابھی تقریر ختم بھی نہیں ہوئی تھی اپنا خواب بیان کرنا شروع کیا، فرمایا یہ کیا حرکت ہے کہ ایک گفتگو ابھی ختم نہیں ہوئی دوسری بات اس میں داخل کر دی ؎

سخن را سر است اے خردمند بن ۔۔۔ میاور سخن در میان سخن!
خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش ۔۔۔ نگوید سخن در میان سخن!

آپ کی دخل دہی کے یہ معنی ہیں کہ مقصود خواب بیان کرنا تھا اور تعلیم و تلقین آپ کے نزدیک فضول ہے گویا میرا اتنی دیر تقریر کرنا ضائع گیا آئندہ ایسی حرکت کبھی نہ کرنا اب اٹھو دوسرے وقت تبلا دیا جائے گا اس وقت تم نے تعلیم کی بے قدری کی ہے۔

تمام ہوا مضمون لکھا ہوا ان طالب علم صاحب کا۔

ادب ۵۵۔ جب کوئی تم سے بات کرے بے توجہی سے نہ سنو کہ متکلم کا دل اس سے افسردہ ہو جاتا ہے خصوصاً جو تمہاری ہی مصلحت کے لئے کوئی بات کہے یا تمہارے سوال کا جواب دیتا ہو اور اس میں بھی خصوص جس کے ساتھ تم کو نیازمندی کا بھی تعلق ہو وہاں بے التفاتی کرنا اور بھی قبیح ہے۔

ادب ۵۶۔ جب تم خود اپنی کوئی حاجت دنیوی یا دینی پیش کرو اور وہ اس کے

متعلق تم سے کسی بات کی تحقیق کرے تو اس کو گول جواب مت دو اس سے تلبیس نہ کرو جس سے اس کو غلط فہمی یا الجھن و پریشانی ہو خواہ مخواہ بار بار پوچھنے میں اس کا وقت ضائع ہو کیونکہ وہ تمہاری غرض کے لئے پوچھ رہا ہے اس کا تو کوئی مطلب نہیں پھر اگر اس کا صاف جواب دینا منظور نہ تھا تو اپنی حاجت پیش نہ کی ہوتی خود ہی تو اس کو اس مضمون کی طرف متوجہ کیا اور پھر اس کو دق کرتے ہو۔

ادب ۸۷۔ گفتگو میں متکلم جس دلیل پر رد یا جس دعوی کے خلاف ثابت کر چکا ہو تم کو ان مقدمات پر کلام کرنا تو مضائقہ نہیں مگر بعینہ اسی دعوی یا دلیل کا اعادہ کرنا اپنے مخاطب کو ایذا پہنچانا ہے اس کا بہت خیال رکھو۔

ادب ۸۸۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ کام کرنے والے آدمی کے پاس بلاضرورت بے کار آدمی کا بیٹھنا اس کے قلب کو مشغول و مشوش کرتا ہے خاص کر جب اس کے پاس بیٹھ کر اس کو تکتا بھی رہے اس کا بہت لحاظ رکھنا چاہیئے۔

ادب ۸۹۔ بالاخانے کے بعض پرنالے لب سڑک خاص برسات کے پانی کے لئے ہوتے ہیں دوسرے اوقات میں ان میں پانی چھوڑنا راہ گیروں کو تکلیف دینا ہے گو کوئی تمہارے لحاظ سے نہ بولے مگر تم کو بھی تو خیال و لحاظ رکھنا چاہیئے

ادب ۹۰۔ ایک مقام سے ایک لفافہ پچاس روپے کا بیمہ آیا چونکہ بدون لفافہ کھولے ہوئے معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ کس غرض سے یہ رقم آئی ہے اور ممکن ہے کہ بعد کھولنے کے کوئی غرض ایسی معلوم ہوتی جس کو میں پورا نہ کر سکتا اور اس لئے وہ رقم واپس کرنی پڑتی یا اس غرض میں کوئی ابہام ہوتا جس کی مکرر تحقیق

کی حاجت ہوتی اور اس کی تحقیق تک اس رقم کو بلا ضرورت امانت رکھنا پڑتا اور واپسی میں بلا ضرورت مجھ کو پھر صرف کا بار اُٹھانا پڑتا کیونکہ بعض اوقات ایسا ہو چکا ہے کہ بلا استفسار میرے بلانے کے لئے خرچ بھیجدیا اور میں نہ جا سکا یا کوئی مصرف مبہم یا غیر مبہم مگر جس کا کوئی جزو قابل تحقیق تھا لکھا اور یہاں سے استفسار کرنا پڑا اور جواب میں دوسری جانب سے دیر ہوئی تو بس اب ان کی محتاجی ہو گئی اور جس شخص کو مشاغل زیادہ ہوں اس کو ان امور سے کوفت ہوتی ہے اس لئے وہ لفافہ بیمہ میں نے واپس کر دیا جس شخص کی حالت مجھ جیسی ہو اس کے ساتھ لزوماً اور دوسروں کے ساتھ استحساناً ایسے موقع پر یہ طریقہ برتنا چاہیئے کہ اول اطلاع یا استفسار کر کے اجازت حاصل کر لیں تب بھیجیں یا منی آرڈر کے کوپن میں صاف لکھدیں تاکہ مرسل الیہ کو معلوم تو ہو جائے پھر خواہ وصول کرے یا واپس کر دے۔

ادب ۹۱۔ جلال آباد میں ایک مکتب کے مدرس مریض ہو گئے مہتمم مکتب نے مجھ سے درخواست کی کہ دو چار روز کے لئے کسی شخص کو تعلیم کے واسطے بھیجدیا جاوے میں نے اس خیال سے کہ میرے کہنے سے کوئی مجبور نہ ہو ان ہی سے کہدیا کہ یہاں کے رہنے والوں سے پوچھ لیا جاوے جو آزادی کے ساتھ راضی ہو میری طرف سے اجازت ہے انھوں نے ذاکر کو راضی کیا اور اس ذاکر نے یہ شرط لگائی کہ فلاں شخص سے (یعنی مجھ سے) پوچھکر آجاؤں گا وہ مہتمم تو چلے گئے اگلے دن مجھ سے آکر اپنا عذر بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جا سکتا میں نے کہا کہ یہ عذر ان مہتمم صاحب سے کہنا چاہیئے تھا ان سے تو بشرط میری اجازت کے

وعدہ کرلیا اب نہ جانے میں وہ اپنے دل میں کہیں گے کہ وہ تو آنے پر رضامند تھے فلاں شخص نے منع کردیا ہوگا تو تم مجھ پر الزام رکھنا چاہتے ہو کیسی ناشائستہ حرکت ہے اب تم جلال آباد جاؤ کہ فلاں شخص نے مجھ کو اجازت دیدی تھی مگر فلاں عذر ہے میں نہیں رہ سکتا چنانچہ میں نے ان کو بھیجا یہ نصیحت عام ہے خود سُرخ رو ہونا اور دوسرے کو متہم کرنا نہایت ہی مہمل بات ہے۔

ادب ۹۲۔ ایک دفعہ ایک دوسرے شخص کا یہ ہوا کہ ان کو ایک اور شخص سے بھی کچھ کہنا تھا اور آنے سے یہ بھی مقصود تھا انھوں نے جانا چاہا تھا مگر خود ناواقف تھے اور وہ آدمی اس وقت ملتا بھی نہیں اس لئے ان کو مشورہ دیا گیا کہ شام کو ملنا گو اس میں کوئی خلجان پیش نہیں آیا لیکن اور بعض مہمانوں کو ایسا قصہ پیش آیا کہ اس دوسرے کام میں چلے گئے اور دیر ہوگئی یہاں کھانے میں انتظار کی تکلیف ہوئی پھر گھر والے دیر تک کھانا لئے بیٹھے رہے جس میں حرج بھی ہوا دل تنگ بھی ہوا اس لئے مناسب یہ ہے کہ جہاں طالب و تابع بن کر جاوے دوسرے حوائج نہ لے جاوے بعض اوقات غیر مقصود قصوں میں ضروری مقصود کی رعایت فوت ہو جاتی ہے اور ضرر ہوتا ہے۔

ادب ۹۳۔ ایک شخص کا اور قصہ ہوا عشاء کے بعد آپ کہنے لگے کہ میں ایک جگہ سے رضائی اوڑھنے کے لئے لے آؤں تب ان سے کہا گیا اس وقت مدرسہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے تم پکار کر سب کو بے آرام کروگے اور ان کو کپڑا دیا گیا اور اس پر افسوس ہوا کہ یہ دن میں کیا سوتے تھے یہ کام کرنا جب ضروری تھا تو سویرے سے کرکے فارغ ہونا لازم تھا۔

ادب ۹۴۔ اس میں کچھ آداب ہدیہ کے مختصراً لکھتا ہوں جن کا لحاظ نہ رکھنے سے ہدیہ کا لطف اور اصلی غرض یعنی ازدیاد محبّت فوت ہو جاتی ہے۔

نمبر (۱) جس کو ہدیہ دے پوشیدہ دے آگے اس کو مناسب ہے کہ ظاہر کر دے اب الٹا قصہ ہے کہ دینے والا اظہار کی اور لینے والا اخفا کی کوشش کرتا ہے۔

نمبر (۲) اگر ہدیہ غیر نقد ہو تو حتی الامکان مہدی الیہ کی رغبت کی تحقیق کرے ایسی چیز دے جو اس کو مرغوب ہو۔

نمبر (۳) ہدیہ دے کر یا ہدیہ سے پہلے اپنی کوئی غرض پیش نہ کرے کہ مہدی الیہ کو شبہ خود غرضی کا ہوتا ہے۔

نمبر (۴) مقدار ہدیہ کی اتنی زیادہ نہ ہو کہ مہدی الیہ کی طبیعت پر بار ہو اور کم جتنا چاہے ہو مضائقہ نہیں اہل نظر کی نظر مقدار پر نہیں ہوتی خلوص پر ہوتی ہے اور زیادہ ہونے کی صورت میں واپسی کا احتمال ہے۔

نمبر (۵) اگر مہدی الیہ کسی مصلحت سے واپس کرنے لگے تو وجہ واپسی تحقیق کر کے آئندہ اس کا خیال رکھے لیکن اس وقت اصرار نہ کرے البتہ جو وجہ بنا واپسی کی ہے اگر وہ وجہ واقعی نہ ہو تو اس کے عدم وقوع کی اطلاع فوراً کرنا بھی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ نمبر (۶) جب تک مہدی الیہ پر اپنا خلوص ثابت نہ کر دے ہدیہ پیش نہ کرے۔ نمبر (۷) حتی الامکان ریلوے پارسل کے ذریعہ ہدیہ نہ بھیجے کہ مہدی الیہ کو کئی طرح کا اس میں تعب ہوتا ہے۔

ادب ۹۵۔ اس میں کچھ آداب خط و کتابت کے لکھتا ہوں نمبر (۱) خط کی عبارت

اور مضمون اور خط بہت صاف ہو نمبر (۲)، ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے مکتوب الیہ کے ذمہ نہیں ہے کہ اس کو حفظ یاد رکھا کرے۔
نمبر (۳)، اگر کسی خط میں پہلے خط کے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلا خط بھی اس مضمون پر نشان بنا کر ہمراہ بھیجے تا کہ سوچنے میں تعب نہ ہو اور بعض اوقات یاد ہی نہیں آتا۔ نمبر (۴)، ایک خط میں اتنے سوالات نہ بھر دے کہ مجیب پر بار ہو، چار پانچ سوال بھی بہت ہیں بقیہ جواب آنے کے بعد پھر بھیجدے۔ نمبر (۵)، کثیر المشاغل مکتوب الیہ کو پیام و سلام پہنچانے سے معاف رکھے اسی طرح اپنے معظم کو بھی ایسی تکلیف نہ دے خود ان لوگوں کو براہ راست جو لکھنا ہو لکھدے اور جو کام مکتوب الیہ کے لئے مناسب نہ ہو اس کی فرمائش لکھنا تو اور بھی بے تمیزی ہے۔ نمبر (۶) اپنے مطلب کے لئے بیرنگ خط نہ بھیجے۔ نمبر (۷) بیرنگ جواب بھی نہ منگائے بعض اوقات یہ شخص ڈاکیہ کو نہیں ملتا اور وہ اس خط کو واپس کر دیتا ہے تو بلا ضرورت مجیب پر تاوان پڑتا ہے۔
نمبر (۸) جوابی رجسٹری خط بھیجنا خلاف تہذیب ہے حفاظت میں تو غیر جوابی رجسٹری کے برابر ہوتی ہے پھر اتنی بات اسمیں زیادہ ہے کہ مکتوب الیہ لے کر انکار نہیں کر سکتا سو ظاہر ہے کہ اپنے معظم کو بھیجنا گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس پر بھی جھوٹ بولنے کا شبہ کیا جاتا ہے سو کتنی بڑی بے ادبی ہے۔ یہ قریب سو نمونۂ آداب کے ہیں اور اسی قسم کے آداب معاشرت کسی قدر بہشتی زیور کے دسویں حصے میں لکھدیئے ہیں ان کو بھی ملاحظہ فرما لیا جاوے جن میں سے بعضے عنقریب ذیل میں بھی مذکور ہیں اور خلاصہ ان تمام تر آداب کا یہ ہے کہ اپنے کسی قول

یا فعل یا حال سے دوسرے کی طبیعت پر کوئی بار یا پریشانی یا تنگی نہ ڈالے یہی خلاصہ ہے حُسن اخلاق کا جو شخص اس قاعدہ کو مستحضر کرے گا وہ زیادہ تفصیل سے مستغنی ہو جاوے گا اسی لئے اس فہرست کو بڑھایا نہیں گیا البتہ اس قاعدے کے لحاظ کے ساتھ اتنا کام اور کرنا پڑے گا کہ ہر قول و فعل کے قبل ذرا سوچنا ہو گا کہ ہماری یہ حرکت موجب ایذاء تو نہ ہو گی، پھر غلطی بہت کم ہو گی اور چند روز کے بعد خود طبیعت میں صحیح مذاق ایسا پیدا ہو جاوے گا کہ پھر سوچنا بھی نہ پڑے گا یہ سب امور مثل طبعی کے ہو جاویں گے۔

بعضے آداب بہشتی زیور سے

ادب ۹۶۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جائے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

ادب ۹۷۔ جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سن کر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہدیا کرو کہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے سُن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ یہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دو گے اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسے میں رہا۔

ادب ۹۸۔ کسی کے گھر میں مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو۔ بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا ناحق اس کو شرمندگی ہو گی۔

ادب ۹۹۔ جہاں اور آدمی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر تھوکو مت، ناک مت صاف

کرو اگر ضرورت ہو تو ایک کنارے جاکر فراغت کر آؤ۔

ادب ۱۰۰۔ کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ادب ۱۰۱۔ بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جاوے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دکھ جاتا رہے گا۔

ادب ۱۰۲۔ اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے ادہر اشارہ مت کرو ناحق اس کو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات کا کرنا ہی گناہ ہے۔

ادب ۱۰۳۔ بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن کے ہی کپڑوں کو دھو ڈالو۔

ادب ۱۰۴۔ آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔

ادب ۱۰۵۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان میں ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔

ادب ۱۰۶۔ راہ میں چارپائی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو۔

ادب ۱۰۷۔ بچوں کو ہنسی میں اچھالو مت اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ شاید گر پڑیں۔

ادب نمبر ۱۰۸۔ پردہ کی جگہ کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے مت پوچھو کہ کہاں ہے
ادب نمبر ۱۰۹۔ گٹھلی چھلکا کسی آدمی کے اوپر سے مت پھینکو۔
ادب نمبر ۱۱۰۔ کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو تو دور سے مت پھینکو کہ وہ ہاتھ میں لے لیگا۔
ادب نمبر ۱۱۱۔ جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال مت پوچھو۔
ادب نمبر ۱۱۲۔ کسی کے غم یا پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنو تو قبل پختہ تحقیق کے کسی سے نہ کہو بالخصوص اس کے عزیزوں سے۔
ادب نمبر ۱۱۳۔ دسترخوان پر سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے مت ہٹاؤ۔ دوسرے برتن میں لے آؤ۔
ادب نمبر ۱۱۴۔ لڑکوں کے سامنے کوئی بات بے شرمی کی مت کہو۔

تمام ہوئے بعضے آداب بہشتی زیور کے

اور یہاں تک اکثر آداب وہ ہیں جن کا برابر والوں یا اکابر کیساتھ لحاظ رکھنا ضروری ہے اب دو چار آداب ایسے بھی بتلاتا ہوں جن کا لحاظ بڑوں کو چھوٹوں کے ساتھ رکھنا مناسب یا واجب ہے۔

ادب نمبر ۱۱۵۔ بڑوں کو بھی بہت نازک مزاج نہ ہونا چاہیئے کہ بات بات میں بگڑا کریں بات بات پر جھنجھلا کریں یہ یقینی بات ہے کہ جیسے دوسرے تم سے بے تمیزی کرتے ہیں تم اگر اپنے سے بڑوں کے ساتھ رہو سہو تو تم سے

بھی بہت بے تمیزیاں ہوا کریں یہ سمجھکر کچھ تسامح بھی کیا کرو اور ایک بار دو بار نرمی سے سمجھا دو جب اس سے کام نہ چلے تو مخاطب کی مصلحت کی نیت سے تندی و درشتی کا بھی مضائقہ نہیں اگر تم نے بالکل تحمل نہ کیا تو تو صبر کی فضیلت سے ہمیشہ محروم رہے اور جب خدا نے تم کو بڑا بنایا ہے تو ہر طرح کے لوگ تمہاری طرف رجوع کریں گے ان میں مختلف طبایع مختلف عقول کے لوگ ہوتے ہیں ایک ہی تاریخ میں سب یکساں کیسے ہو جاویں گے۔ یہ حدیث یاد رکھنے کے قابل ہے۔

المومن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم خیر من الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم۔

ادب ۱۲۶۔ جس شخص کی نسبت تم کو قرائن سے متیقن یا مظنون ہو کہ تمہارے کہنے کو ہرگز نہ ٹالے گا تو اس سے کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرو جو شرعاً واجب نہیں۔

ادب ۱۲۷۔ اگر بلا فرمائش کے کوئی تمہاری مالی یا بدنی خدمت کرے تب بھی اس کا خیال رکھو کہ اس کی راحت یا مصلحت میں خلل نہ پڑے یعنی اس کو زیادہ جاگنے مت دو اس کی گنجائش سے زیادہ اس کا ہدیہ مت لو اگر وہ تمہاری دعوت کرے بہت سے کھانے مت پکانے دو ہمراہی میں بہت سے آدمیوں کی دعوت مت کرنے دو۔

ادب ۱۲۸۔ اگر کسی شخص پر قصداً ناخوش ہونا پڑے یا اتفاقاً ایسا ہو جاوے تو دوسرے وقت اس کا دل خوش کر دو اگر تم سے واقعی زیادتی ہو گئی ہے تو بے تکلف اس سے معذرت کر کے اپنی زیادتی کی معافی مانگ لو۔ عارت

کرو قیامت میں وہ اور تم برابر ہو گے

ادب ۱۱۹ - اگر گفتگو میں کسی کی بے تمیزی پر زیادہ تغیّر مزاج میں ہونے لگے تو بہتر ہے کہ بلا واسطہ اس سے گفتگو مت کرو کسی اور مزاج شناس سلیقہ شعار کو بلا کر اس کے واسطے سے گفتگو کرو تاکہ تمہارا تغیّر دوسرے پر اور اس کی بے تمیزی تم پر اثر نہ کرے۔

ادب ۱۲۰ ع۵ - اپنے کسی خادم یا متعلق کو اپنا ایسا مقرب مت بناؤ کہ دوسرے لوگ اس سے دبنے لگیں یا وہ دبانے لگے اسی طرح اگر وہ لوگوں کی روایات وحکایات تم سے کہنے لگے منع کر دو ورنہ لوگ اس سے خائف ہو جائیں گے اور تم لوگوں سے بدگمان ہو جاؤ گے اسی طرح اگر وہ کسی کا پیام یا سفارش تمہارے پاس لادے سختی سے منع کر دو تاکہ لوگ اس کو واسطہ سمجھکر اس کی خوشامد نہ کرنے لگیں اس کو نذرانے نہ دینے لگیں یا وہ لوگوں سے فرمائش نہ کرنے لگے، خلاصہ یہ ہے کہ تمام لوگوں کا تعلق براہ راست اپنے سے رکھو کسی شخص کو واسطہ مت بناؤ۔ ہاں اپنی خدمت کے لئے ایک آدھ شخص خاص کر لو مضائقہ نہیں مگر اس کو لوگوں کے معاملات میں ذرہ برابر دخل نہ دو۔ اسی طرح مہمانوں کا قصہ کسی پر مت چھوڑو خود سب کی دیکھ بھال کرو گو اس میں تم کو تعب زیادہ ہوگا مگر دوسروں کو تو راحت وسہولت رہے گی اور بڑے تو تعب کے لئے ہوا ہی کرتے

ع۵ یہی عدد اغلاط العوام کا ہے ۱۲ منہ

ہیں۔ خوب کہا گیا ہے ؎

آں روز کہ مہ شدی نمے دانستی
کانگشت نمائے عالمے خواہد شد

اب ان آداب و قواعد کو ایک بے قاعدگی کے قاعدہ پر ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ ان میں بعض آداب تو عام ہیں ہر حالت اور ہر شخص کے لئے اور بعضے آداب وہ ہیں جن سے بے تکلف مخدوم یا بے تکلف خادم مستثنیٰ بھی ہیں چونکہ اس درجہ کی بے تکلفی تک پہنچ جانے کا ادراک وجدانی و ذوق ہے اس لئے ایسے آداب کی تعیین بھی وجدان و ذوق پر چھوڑتا ہوں اور رسالہ کو اس شعر پر جو کہ ادب تکلف اور ادب بے تکلفی دونوں کے لئے جامع ؏ ہے تمام کرتا ہوں ؎

طرق العشق کلہا آداب
ادبوا النفس ایہا الاصحاب

ویوم ختامہ ھو یوم ختام رسالۃ اغلاط العوام بفضل قدر اکثر من ساعتہ واقل من ساعتین وھو ثامن المحرم سنہ ۱۳۲۲ھ فی تھانہ بھون۔

؏ اما للاول فبان یقال فی معناہ ان العشق منحصرۃ فی الاداب فمن الاداب لہ لاعشق لہ واما للثانی فان یقال فی معناہ ان ما ھو من طرق العشق کلھا ادب فما کان عشقا فہو ادب وان کان خلاف ادب فی الظاہر وتطبیق المصرع الثانی علی المعنیین غیر خفی۔ ۱۲ منہ